بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

REGD. NO. L. 5254

جلد ۵۰/۱۵ ۹ شہادت ۱۳۴۰ ہش ۹ اپریل ۱۹۶۱ء نمبر ۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۸ اپریل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۸½ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اس وقت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ہمارے طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنی تعلیم پر زیادہ سنجیدگی سے توجہ دیں

ان کے لئے بدنظمی اور تفرقہ بازی سے بچنا از حد ضروری ہے (صدر ایوب)

راولپنڈی ۸ اپریل۔ صدر ایوب نے کل صبح پاکستان کی یونیورسٹیوں کے نمائندوں کو قصر صدر میں شرف باریابی بخشا اس ملاقات میں بعض ایسے مسائل پر آزادانہ تبادلہ خیالات کیا گیا۔ جن کا قوم کو اندرونی اور بیرونی طور پر سامنا ہے۔ یہ طلباء اقتصادی مجلس مذاکرہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ جس کا اہتمام شعبہ قومی تعمیر نو نے کیا ہے۔ شعبہ قومی تعمیر نو کے ڈائریکٹر ان کے ہمراہ تھے۔ صدر نے ایک نوجوان کے سوال پر بتایا کہ پاکستان کے نہ کوئی ابدی دوست ہیں نہ ابدی دشمن۔ البتہ اس کے مفادات کا وجود دائمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی ایسی چیزوں کی طرف سے بے توجہی کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ جن سے اس کی سلامتی اور ترقی کا یقین حاصل ہوتا ہو تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا میری حکومت ملک میں تعلیم پھیلانے کے لئے ہی نہیں بلکہ تعلیم کا معیار بلند کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم مہیا کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہی ہے۔ نیا نظام تعلیم نہایت پختہ فکر کا نتیجہ ہے۔ اور اس سے ہمیں مطلوبہ امداد حاصل ہوگی۔ انہوں نے نصیحت کی کہ وہ اپنے مطالعہ کی طرف زیادہ سنجیدگی سے توجہ دے کر اپنا حصہ ادا کریں۔ اور اس امر سے انکار کر دیں کہ انہیں کوئی گمراہ کرے۔ اور تاریک بھول بھلیوں میں

لائل پور اور لاہور کے لئے سوئی گیس کی فراہمی کے انتظامات

پائپ لائن بچھانے کا کام آئندہ دو سال تک مکمل ہو جائے گا

سکھر ۸ اپریل۔ ملتان کے راستے لائل پور اور لاہور تک سوئی گیس کی پائپ لائین بچھانے کا کام ۱۹۶۳ء تک مکمل ہو جائے گا۔ فی الحال یہ گیس سکھر کے راستے ملتان پہنچائی جا رہی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں گدو بند کی تعمیر کے بعد پائپ لائن داؤ دخیل۔ لائل پور اور لاہور تک بچھا دی جائے گی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ شہروں تک پائپ لائن بچھانے کے لئے ٹنڈر طلب کر لئے گئے ہیں [illegible]

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

تمام احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ۲۹ اپریل ۱۹۶۱ء بروز ہفتہ صبح ۸½ بجے طلباء کا انٹرویو ہوگا۔ جو احباب اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کرانا چاہیں وہ اس دن وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں انٹرویو سے پہلے فارم داخلہ کا پُر ہونا ضروری ہے۔ یہ فارم دفتر جامعہ احمدیہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ کا معیار کم از کم پرائمری ہے جس کا سرٹیفکیٹ فارم داخلہ کے ساتھ لگانا ضروری ہے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

---

۴۲ لے جا کر ڈال دے۔ یہ راستہ بے منظمگی، بے نظمی اور تفرقہ بازی کا ہے۔ جسے ملک برداشت نہیں کر سکتا۔ کل آپ کو اس ملک کی خدمت کے لئے بلایا جائے گا۔ کیا تم یہ برداشت کر سکتے ہو کہ اس کام کے لئے ضروری ساز و سامان سے تم لیس نہ ہو

محلہ دارالصدر جنوبی کی طرف سے

یورپ کے مبلغین اسلام اور آئرش احمدی نومسلم کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

انگلستان میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز واقعات پر سابق امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب کی انگریزی تقریر

ربوہ ۷ اپریل۔ کل شام یہاں کمیٹی روم دفاتر تحریک جدید میں محلہ دارالصدر جنوبی کی لوکل جماعت کی طرف سے سابق امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب مبلغ ہالینڈ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل، اور آئرلینڈ کے احمدی نومسلم بھائی مکرم ظفر احمد صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے متعدد مبلغین اسلام کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے بعض ناظر و وکلاء صاحبان جنرل پریذیڈنٹ صاحب ربوہ اور صدر صاحبان محلہ جات نے شرکت کی۔ مکرم مولود احمد خان صاحب اور مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل علی الترتیب انگلستان اور ہالینڈ میں سالہا سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ اور نومسلم برادر ظفر احمد دینی تعلیم کے حصول کیلئے پچھلے دنوں یہاں پہنچے ہیں تقریب کا آغاز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم یوسف سلیم صاحب نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی نے اپنے محلہ کی طرف سے ہر دو مبلغین اسلام اور آئرش احمدی نومسلم بھائی کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے انہیں نہایت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا اور واضح کیا کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں ہر جگہ اسلام کو جو سربلندی حاصل ہو رہی ہے۔ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے۔

بعد ازاں سب سے پہلے مبلغ ہالینڈ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس عزت افزائی پر اہل محلہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور آج مغرب جس ذہنی خلفشار میں مبتلا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ آج دنیا کی نجات اسلام کے پیش کردہ نظام حیات کو اپنانے میں ہی

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

— از حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم —

مکرمی میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ایک سخت تکلیف دہ بیماری میں سے گزر رہے ہیں۔ ان کی حالت اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹروں کے خیال میں پہلے کی نسبت بہت حد تک اچھی اور تسلی بخش ہے۔ تاہم جس تکلیف میں سے وہ گزر چکے ہیں اس کا ذہنی طور پر اب بھی اثر ہے۔ اس لئے احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ انکو جسمانی اور ذہنی طور پر پورا سکون حاصل ہو جائے اور اس خطرناک بیماری سے وہ بکلی شفایاب ہو جائیں وہ ایک نہایت مخلص اور مفید وجود ہیں

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر اپریل ۶۱ء

موجودہ حملۂ کفر کا جواب

آج یورپی اقوام نے جو محیر العقول ترقی سائنس اور دیگر تجرباتی علوم و فنون میں کی ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یکتا ہے اور پچھلے کسی زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی یورپی اقوام کی اس بے نظیر ترقی کا جو اثر مشرقی اقوام خاص کر مسلمان اقوام پر ہوا ہے اس کا بیان ذیل کے ایک ٹکڑے سے ہوتا ہے جو ہم ایک دینی کہلانے والے ہفت روزہ کی ایک گذشتہ اشاعت سے نقل کر رہے ہیں فہو ھذا۔

"صدر مملکت کی یہ صاف بیانی اور جرأت ایک الگ موضوع ہے اصل مسئلہ جو ہر گ کی اس گفتگو سے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ اس دور میں سائنسی اور مادی ترقی نے جس تہذیب کو جنم دیا ہے وہ اس عہد کا سب سے بڑا چیلنج ہے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے وہ نہ صرف یہ کہ اس چیلنج کا جواب دے سکے بلکہ سچی بات یہی ہے کہ انہوں نے بیشتر مقامات پر اس چیلنج سے شکست کھائی ہے اور اس وقت ترکی، مصر اور بحرین اور کویت ہی میں نہیں مسلم ممالک کی عظیم اکثریت بحیثیت مجموعی مغربی تہذیب کے سامنے سپر انداز ہو چکی ہے۔ اور فکر و فلسفہ سے لیکر طرز بود و باند تک اس نئی تہذیب اور اس کے خالق فلسفے کو اپنا لیا ہے۔"

مسلمان اقوام کی بے بسی کا مندرجہ بالا نقشہ کھینچ کر معاصر رقمطراز ہے :-

"لیکن جہاں تک اسلام کا تعلق ہے وہ نہ صرف یہ کہ اس تہذیب کی جارحیت سے متاثر ہونے کے لئے تیار نہیں بلکہ اس کا دعوٰے یہ ہے کہ وہ اسی چیلنج کا صحیح صحیح جواب اپنے پاس رکھتا ہے۔ اور اس کا یہ جواب ہی ان تمام الجھنوں کا واحد حل ہے جو قدیم اور جدید تہذیب نے انسانی زندگی میں پیدا کر دی ہیں اور جن کے نتیجے میں دنیا دو جنگوں کی تباہی سے دوچار ہو چکی ہے اور تیسری جنگ کا لاوا اچھوٹ پڑنے کے لئے بے چین ہے!"

اس کے بعد معاصر پھر خود بھی مایوسی کے سمندر میں غوطہ زن ہو جاتا ہے اور لکھتا ہے کہ :-

"مگر اسلام کے اس دعویٰ کی ترجمانی آج کہاں ہو رہی ہے؟ بلاشبہ کتاب اسلام بیانگِ دہل اپنے اسی دعویٰ کو پیش کرتی ہے لیکن جو لوگ اس کتاب کے حامل ہیں یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس طرح میدان میں سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ البتہ اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ وہ اس محاذ پر دفاع اور اقدام دونوں سے بڑی حد تک معذور دکھائی دیتے ہیں وہ نہ تو اس نئی تہذیب کے مراکز میں اس چیلنج کا جواب دے رہے ہیں اور نہ ہی اپنے ملکوں میں وہ ایسی علمی کاوشیں اور عملی مساعی سرانجام دے رہے ہیں جو اس چیلنج کا عملی جواب ہوں۔"

اس کے بعد معاصر وضاحت کرتا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو کیا کام کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ معاصر تحریر کرتا ہے کہ :-

"آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مغربی تہذیب کے فکر و فلسفہ کو سمجھا جائے اس تہذیب کے اجزا ترکیبی کا تحلیل و تجزیہ کیا جائے اس کے حسن و قبح پر عالمانہ تحقیق کی جائے اور اس کے بالمقابل اسلام کو آج کی زبان، آج کے انداز بیان اور آج کے منطق کے مطابق۔ اس کے اپنے اساسی فکر اور اس کی ہمہ گیر اور جامع اصطلاحات کو محفوظ رکھتے ہوئے اسے پیش کیا جائے تاکہ وہ اسلامی تہذیب کو سمجھ سکیں اور پھر اس کیساتھ ساتھ مسلم ممالک میں ایسے عملی اقدامات بروئے کار لائے جائیں جو اسلام کو ایک انقلاب آفریں — لوگوں اور دماغوں کو بدلنے کے معنی میں — قوت بنا سکیں اور دنیا اس انقلاب کو قبول کرے — جو لوگ اسلام کا علم رکھتے ہیں اور جو اپنے آپ کو خدا کے حضور اسلام کی ترجمانی کے سلسلے میں جواب دہ سمجھتے ہیں انہیں عہد حاضر کے اس چیلنج کے جواب کے لئے میدانِ کار میں بلا تاخیر آجانا چاہیئے۔

هل من مجيب لهذا
لمدعامر ؟"

ہمیں معاصر سے اس امر میں اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ معاصر نے جو کچھ کہا ہے ایک حد تک یہ صحیح ہے۔ دنیا کے موجودہ ماحول میں اسلام کو مغربی فلسفہ اور علوم کے مقابلہ میں پیش کرنا واقعی ایک مستحسن امر ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ ایسا کون کرسکتا ہے۔ سعی بے شک ہر شخص کے لئے ضروری ہے اور واقعی اگر آج مسلمان علماء اس طرف توجہ دیں تو وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ تاہم اس تمام جوش و خروش کے باوجود معاصر نے ایک بات فراموش کر دی ہے اور وہ یہ کہ اسلام کوئی انسانوں کی بنائی ہوئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کا دین ہے اور اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ

كتب الله لأغلبن
انا ورسلي ۔

اگر مسلمان اس مایوسانہ روح کے ساتھ اس کام کو ہاتھ میں لیں گے جو معاصر نے ظاہر کی ہے اور اگر وہ مغربی علوم کے سامنے اس شکست خوردگی کی ذہنیت کو پسند نہیں کریں گے اور اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول پر اس طرح ایمان نہیں لائیں گے جس سے فعالیت پیدا ہوتی ہے تو معاصر کی یہ باتیں حرف باتیں ہی رہیں گی اور کبھی شرمندۂ عمل نہیں ہو سکیں گی۔

مسلمان یہ کریں مسلمان وہ کریں یہ ایسی بات ہے جو مدت سے ہمارے کانوں میں پڑ رہی ہے اور اب بھی چاروں طرف سے یہی صدا بلند ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہنوز روز اوّل کا سا معاملہ ہے ابھی تک کوئی بھی جماعت سوائے جماعت احمدیہ کے ایسی نہیں ہے جس نے اس کام میں کچھ کیا ہو۔ خود معاصر مذکور نے ہی جب وہ ایک دوسرے لباس میں منصۂ شہود پر آیا تھا اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیقاتی عدالت جب مسلمان علماء سے مسلم کی تعریف متعین کرا رہی تھی۔ جماعت احمدیہ دنیا کے کناروں پر اسلامی مشن بڑھانے کی تگ و دو میں مصروف تھی۔ اگرچہ اس وقت ٹھیک الفاظ ذہن میں نہیں ہیں مگر ان کا ماحصل یہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کیا بات ہے کہ جو جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کی ساری جماعتوں میں سے یہ امتیاز دے رہی ہے وہ کیا چیز ہے جس نے جماعت احمدیہ کو توعمل کی ایسی قوت بخشی ہے کہ وہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کی مہم چلا رہی ہے مگر مسلمانوں کی دوسری کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں ہے جو زیادہ نہیں صرف ایک مشن کھولنے کے لئے سکت رکھتی ہو۔ دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں یہ فعالیت کہاں سے آئی ہے؟

اگر غور کیا جائے تو اس کا جواب کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اور ہر ایک انسان آسانی سے دیکھ سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو قوت ایمان کہاں سے حاصل ہوتی ہے اور دوسری جماعتیں باوجود اس کے کہ پہلے نہایت شور و شوری کے ساتھ کھڑی ہوتی ہیں۔ لیکن چند ہی دنوں میں ناکارہ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور اس میدان میں ایک بھی قدم آگے نہیں بڑھ سکتی ہیں۔

یہ قوت ایمان جماعت احمدیہ کو کہاں سے حاصل ہوئی ہے؟ یہ قوت ایمان جماعت احمدیہ کو یقیناً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حاصل ہوئی ہے؟ یہ قوت ایمان اسکو اسلئے حاصل ہوئی ہے کہ اس نے علی وجہ البصیرت مان لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں "فتح اسلام" کے لئے کھڑا کیا ہے اور جماعت نے ان نشانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر پہچان لیا ہے جو قرآن کریم اور احادیث نبوی میں زبردست پیشگوئیوں کی صورت میں آخری زمانے کے امام کے متعلق موجود ہیں۔

الغرض معاصر کا اس کلام کی کہ مسلمانوں کو مغربی تہذیب کے مقابلہ میں کیا کرنا چاہیئے۔ اسکی تردید کئے بغیر بلکہ اس کو ایک حد تک صحیح تسلیم کرنے کے بعد بھی ہم جو کچھ یہاں عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہی ہے کہ مسلمانوں میں وہ فعالیت جس کی اس وقت ضرورت ہے نہیں پیدا ہو سکتی جب تک اس کی پشت پر وہ قوی ایمان نہ ہو جو صحابہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حرکت میں لاتا تھا۔ وہ ایمان بالغیب جو ممولوں کو شہبازوں سے لڑا دیتا ہے +

نادار مریضوں کا علاج اور احباب جماعت کا فرض

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

احباب جماعت کی توجہ سے صیغہ ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج بفضلہ تعالےٰ بطریق احسن ہو رہا ہے۔ امید ہے احباب ایسے نادار مریض بھائیوں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے جو ضروری علاج کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور صدقات دیتے وقت نادار مریضوں کے علاج کے لئے رقوم فضل عمر ہسپتال میں بھجواتے رہیں گے + جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت اور اپنی اولاد سے ایک اہم خطاب

ہم جن مقاصد کو لیکر کھڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک بڑا مقصد مغربی تمدن کو کچلنا ہے

اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو اور احمدیت کا سچا خادم بننے کی کوشش کرو

فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء بمقام قادیان

(۳)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پنجاب میں ہمارا خاندان بہت معزز تھا اس کا اقرار غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو بھی ہے۔ پرنس آف ویلز جب ہندوستان آئے۔ تو میں بھی انہیں ملنے گیا تھا۔ جب ملاقات کا وقت آیا تو میں نے اپنی سوٹی نیچے رکھنی چاہی اس پر ایک سکھ نے جسے راجہ کا خطاب ملا ہوا تھا مجھے کہا کہ آپ بڑے آدمی ہیں اور پنجاب کے معزز خاندان سے ہیں آپ سوٹی نہ رکھیں کیا ہوا اگر وہ شہزادہ ویلز ہے۔ تو پنجاب میں کوئی بھی پرانا اور معزز خاندان ہمارے خاندان کی طرح نہیں۔ مگر روپیہ ہمارے پاس نہیں۔ پہلے ہمیں سکھوں نے لوٹا۔ پھر انگریزوں نے لوٹا۔ ان دو لوٹوں کی وجہ سے ہماری دنیوی حیثیت کم ہوگئی۔ اور ایک معمولی زمیندار کی حیثیت پر آ گئے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف نہ لاتے تو ہماری ایک زمیندار سے زیادہ عزت نہ ہوتی۔ پھر زمیندار بھی ایسا جس کی زمینیں نہری نہیں ہیں پس ان زمینوں کی قیمتیں صرف احمدیت کی وجہ سے بڑھیں اس کے بعد تم اس قابل ہوئے کہ تم اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکو۔ اس لئے تم کسی احمدی کے ممنون احسان نہیں۔ مگر احمدیت کے ضرور ممنون احسان ہو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ تمہاری گردنیں کسی انسان کے سامنے نہیں جھک سکتیں مگر تمہیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ سب کچھ تمہیں احمدیت کی وجہ سے ملا ہے ۔

ایک اور بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ تمہیں ہمیشہ

غربا سے ملتے رہنا چاہیئے

ہماری جماعت کا بڑا حصہ چونکہ غرباء پر مشتمل ہے۔ اس لئے ان سے ملنا ضروری ہے اگر تم ان میں مل کر رہو۔ اور ان کی تربیت کا کام کرو۔ تو تم حقیقی عزت حاصل کر سکتے ہو ایاز ایک مشہور جرنیل محمود غزنوی کا تھا لوگوں نے محمود کے پاس اس کی شکائتیں کیں۔ ایاز ایک غلام تھا۔ مگر اس نے اپنی ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے ترقی کی اور بڑھتے بڑھتے جرنیل ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ فنانس منسٹر وزیر خزانہ ہو گیا۔ لوگوں کو کچھ حسد تھا۔ اس لئے انہوں نے محمود کے پاس شکائتیں کیں۔ کہ وہ رات کو ہمیشہ اکیلا خزانے میں جاتا ہے اور قیمتی اشیاء وہاں سے چرا لیتا ہے۔ یہ شکائتیں محمود کے پاس اس کثرت سے پہنچیں کہ اسے ایاز پر بدظنی ہو گئی۔ ایک دن بادشاہ رات کے وقت خزانہ میں داخل ہو گیا۔ اور باہر سے تالا لگوا دیا اور ایک پوشیدہ جگہ پر چھپ کر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد ایاز آیا۔ اور اندر داخل ہو گیا۔

بادشاہ کی بدظنی

اور بھی بڑھ گئی اور سمجھا کہ لوگوں کی شکائتیں صحیح ہیں مگر اس نے اپنے دل میں کہا کہ ابھی دیکھنا چاہیئے کہ یہ کیا کرتا ہے۔ ایاز نے ایک کنجی لی اور اس سے ایک ٹرنک کھولا۔ پھر اس میں سے ایک اور صندوقچی نکالی اور اُسے کھولا اور اس میں سے ایک بقچہ نکالا۔ جس کے اندر ایک پھٹی ہوئی گدڑی تھی۔ ایاز نے اپنا شاہی لباس اتارا اور وہ گدڑی پہن لی۔ اس کے بعد اس نے مصلیٰ بچھایا اور نماز پڑھنی شروع کر دی اور اس نے نماز میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے خدا میں اس گدڑی میں اس شہر میں داخل ہوا تھا۔ اور آج تو نے اپنے فضل سے مجھے وزارت کا عہدہ عطا فرمایا ہے۔ اور اتنی عزت دی ہے کہ اس جگہ پر آنے سے مجھے محمود غزنوی کے سوا اور کوئی نہیں روک سکتا میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے مجھے اپنے فضل سے اس مقام پر پہنچایا ہے۔ اور اے خدا تو مجھے اس بات کی بھی توفیق عطا فرما کر جس بادشاہ نے مجھ پر اتنا رحم کیا ہے اس کی دیانتداری سے خدمت کروں۔ محمود نے جب

ایاز کی یہ دعا

سُنی تو اس کے پاؤں سو سو من کے ہو گئے۔ اور اس نے دل میں کہا۔ کہ میں نے کتنے قیمتی جوہر پر بدظنی کی ہے۔ ایاز نماز پڑھ کر اور گدڑی کو پھر اسی جگہ رکھ کر اور اپنا لباس پہن کر چلا گیا بعد ازاں محمود وہاں سے اٹھا اور واپس آیا۔ اور اس نے پہرہ داروں کو کہا کہ خبردار میرے آنے کا ایاز کو علم نہ ہو۔ مگر اس تمام تر خدمت کے باوجود ایاز غلام ہی کہلاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں تم اپنے آپ کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کسی بندے کا غلام ہونے کی بجائے صرف اپنی غلامی بخشی ہے

یہ کتنا بڑا احسان ہے

اللہ تعالیٰ کا۔ اس کے بعد بھی اگر تم اپنے رب کو کوئی الگ وجود سمجھو تو تم سے زیادہ احمق اور جاہل کوئی نہیں ہو گا۔ ہماری سب عزتیں احمدی ہونے کی وجہ سے ہیں اور کوئی امتیاز ہم میں نہیں بعض کاموں کی مجبوریوں کے لحاظ سے ایک افسر بنا دیا جاتا ہے اور دوسرا ماتحت ورنہ حقیقی امتیاز ہم میں کوئی نہیں۔ حقیقی بڑائی خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہے ۔

خاندان کی وجہ سے نہیں۔ ہمارا خاندان دلی کے شاہی خاندان سے بڑا نہیں گو ہم انہی میں سے ہی ہیں۔ مگر وہ بہرحال بادشاہ تھے اور بادشاہ رتبہ میں بڑے ہوتے ہیں مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ دہلی کے شہزادے بازاروں میں لوگوں کو حقہ پلاتے پھرتے ہیں۔ اور بعض کی یہ حالت ہوتی ہے کہ مر جانے کی صورت میں ان کے لئے کفن بھی مہیا نہیں ہوتا۔ ان کے ہمسائے گورنمنٹ کو لکھ دیتے ہیں کہ فلاں بادشاہ کا پوتا بغیر کفن کے مرا پڑا ہے۔ اس کے لئے کفن دیا جائے۔ اور گورنمنٹ ان کے لئے کفن مہیا کر دیتی ہے۔ یہ بڑائیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ اور جب وہ چاہتا ہے چھین بھی لیتا ہے۔ پس عزت کا جو چوغہ تم پہنو وہ دوسروں سے مانگا ہوا نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں سے ہونا یا میرا بیٹا ہونا یہ تو مانگا ہوا چوغہ ہے۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ تم خود اپنے لئے لباس مہیا کرو۔ وہ لباس جسے قرآن مجید نے پیش کیا ہے یعنی لباس التقویٰ ذالک خیر۔ تقویٰ کا لباس سب لباسوں سے بہتر ہے۔ غرض تم احمدیت کے خادم بنو۔ پھر اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بھی تم معزز ہو گے اور دنیا بھی تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے گی۔

کہتے ہیں ایک احمق اپنے باپ سے لڑ پڑا۔ باپ نے اس کو زجر کیا۔ بیٹے نے غصے سے کہا تم ایک غریب کے بیٹے ہو۔ اور میں ایک نواب کا بیٹا ہوں۔ حالانکہ اس کو وہ عزت اپنے باپ کی وجہ سے ہی ملی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو رتبہ اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے اگر ہم صرف اسی کو اپنی عزت سمجھ لیں تو یہ عزت ہماری مانگی ہوئی ہو گی۔

حقیقی عزت

تبھی ہو گی۔ جب ہم اس میں اپنا کمال بھی ملا لیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کے لئے خالص چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں۔ لیکن اگر اس میں کوئی اور چیز ملالی جائے تو پھر اس کا پہننا جائز ہو جاتا ہے اس طرح باپ دادے کی عزت حقیقی عزت نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس میں اپنا پیتل بھی شامل نہ کر دیا جائے۔ اسی طرح خالص ریشم پہننا بھی جائز نہیں مگر وہ ریشمی کپڑا جس میں ایک تار سوت کا ہو اس کا پہننا جائز ہو جاتا ہے تو باپ دادے کی عزت کو اپنی طرف منسوب کرنا حقیقی عزت نہیں جب تک اس میں انسان اپنا کمال بھی داخل نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے گھر سے وہ آواز اٹھائی جس کے سننے کے لئے تیرہ سو سال سے مسلمانوں کے کان ترس رہے تھے اور وہ فرشتے نازل ہوئے جس کے نزول کے لئے جیلانی غزالی اور ابن العربی کے دل للچاتے رہے مگر ان پر نازل نہ ہوئے گو بے شک یہ بہت بڑی عزت ہے مگر اس کو اپنی طرف منسوب کرنا صرف ایک طفیلی چیز ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کی اولاد اپنے باپ دادوں کی عزتوں کو اپنی عزت کہتے ہیں۔ حالانکہ در اصل وہ ان کے لئے عزت نہیں ہوتی بلکہ لعنت ہوتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون لوگ زیادہ اشرف ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو تمہارے اندر اشرف ہیں۔ بشرطیکہ ان میں تقویٰ ہو تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی پہلی قسم کی عزت کو تسلیم فرمایا ہے۔ مگر حقیقی عزت وہی تسلیم فرمائی ہے جس میں ذاتی جوہر بھی مل جائے۔ **پس تم اپنے اندر ذاتی جوہر پیدا کرو۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا خیال رکھو۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرد ہونے کی وجہ سے تمہیں کوئی امتیاز نہیں۔**

امتیاز خدمت کرنے میں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدمت کی اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر فضل نازل فرمایا۔ تم بھی اگر خدمت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر بھی اپنا فضل نازل کرے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ع

منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

یعنی میرے لئے کرسی مت رکھو کہ میں دنیا میں خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اسی طرح تم بھی کرسیوں پر بیٹھنے کے متمنی نہ ہو بلکہ ہر مسکین اور غریب سے ملو اور اگر تمہیں کسی غریب آدمی کے پاؤں سے زمین پر بیٹھ کر کانٹا بھی نکالنا پڑے تو تم اسے اپنے لئے فخر سمجھو۔

خود تقویٰ حاصل کرو

اور جماعت کے دوستوں سے مل کر ان کو فائدہ پہنچاؤ اور جو علم تم نے سیکھا ہے وہ ان کو بھی سکھاؤ "مل کر" میں نے اس لئے کہا ہے کہ انگریز بھی کہتے ہیں کہ ہم ہندوستانیوں کو پڑھاتے ہیں مجھے کئی دفعہ ان سے ملنے کا موقعہ ملا ہے جب وہ یہ کہتے ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ تم لوگ ہم میں مل کر نہیں پڑھاتے بلکہ اپنے آپ کو کوئی باہر کی چیز خیال کرکے ہماری تربیت کرتے ہو۔ اس لئے اس کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پس میں تم کو مل کر تربیت کرنے کے لئے کہتا ہوں۔ جماعت میں بعض کمزور دوست بھی ہوتے ہیں۔ ان میں اسلام کی حقیقی روح کا پیدا کرنا بہت ہی ضروری کام ہے۔ **جماعت کو علوم دینیہ سے واقف کرنا**

عرفان الٰہی کی منازل

سے آگاہ کرنا خدمت خلق۔ محبت الٰہی اور اسلام کی حکمتوں کا بیان کرنا بہت بڑا کام ہے۔ اسی طرح جماعت میں ایثار اور قربانی کی روح پیدا کرنا بھی ایک ضروری کام ہے یہ ایسے کام ہیں جن سے تم لوگوں کی نظروں میں معزز ہو جاؤ گے۔ جماعت میں کئی آدمی اخلاق کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ ان کو اخلاق کی درستی کی تعلیم دو۔ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جو تحریک جماعت میں ہوتی ہے اس کو کامیاب بنانے کی کوشش کرو بعض لوگ رسوم ورواج میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو ان رسوم سے چھڑانے کی کوشش کرو بے شک اس کام کو سرانجام دینے میں بڑی مشکلات ہیں جیسے نئے بچھیرے پر زین باندھا جاتا ہے۔ تو وہ بھاگتا ہے کودتا ہے اس لئے کہ اس کو عادت نہیں ہوتی۔ حالانکہ اس پر زین باندھنا اس کی خوبصورتی اور قیمت کو زیادہ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ مگر چونکہ وہ اس کو سمجھتا نہیں اس لئے بھاگتا ہے لیکن جب وہ عادی ہو جاتا ہے تو وہی گھوڑا جو سو دو سو کا ہوتا ہے بعد میں پچاس ہزار پچاس ہزار بلکہ لاکھ دو لاکھ تک اس کی قیمت پہنچ جاتی ہے۔ ہماری جماعت کے جو لوگ رسم ورواج کے مرض میں گرفتار ہیں ان کو اس سے آزاد کرنا بالکل ایسا ہی ہے۔

پس

تم پر بڑی ذمہ داریاں ہیں

جن کو پورا کرنے سے تم حقیقی عزت حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر یہ عزت حاصل کرنا اس وجہ سے نہیں کہ تم میری اولاد ہو اور نہ اس وجہ سے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جسمانی تعلق کے علاوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو آپ کے آقا ہیں ان سے بھی جسمانی تعلق کسی کی حقیقی عزت نہیں کہلا سکتی۔ میں بچہ تھا۔ کہ ہمارے گھر ایک عورت آئی اس نے پانی مانگا۔ اس کو حضرت ام المومنین نے پانی دیا۔ اس نے کہا۔ کہ تم جانتی نہیں میں سیدانی ہوں اور آل رسول ہوں مجھے تم امتیوں کے گلاس میں پانی پلاتی ہو میں نے جب اس کے موہنہ سے یہ بات سنی۔ تو میرے دل میں اس کے متعلق عزت کا جذبہ پیدا نہیں ہوا بلکہ مجھے اس سے شدید نفرت پیدا ہوئی۔ پس تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی جسمانی تعلق کی وجہ سے حقیقی عزت حاصل نہیں کر سکتے ہاں یہ طفیلی عزت ضروری ہے۔ حقیقی عزت اس وقت ہوتی ہے جب اس میں اپنا کمال بھی داخل کیا جائے۔ پس

تم حقیقی عزت حاصل کرنے کی کوشش کرو

جماعت کی خدمت کرو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی خدمت کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم دوہرے اجر کے مستحق ہو گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر تم اس دین کو قبول کر لو۔ تو تم کو دوہرا اجر ملے گا۔ اور اگر اعراض کرو گے۔ اور اس دین کو رد کرو گے۔ تو پھر عذاب بھی دوہرا ہے۔ پس تمہارا تعلیم کے بعد واپس آنا تم پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے تم لوگوں کو احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرانے کی کوشش کرو اور لوگوں کو سچائی کی تلقین کرو اور جماعت سے جہالت دور کرو اور اپنے فرائض کی طرف جلد سے جلد توجہ کرو۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ صرف خدا کا رحم ہی ہے جو میرے کام بھی آ سکتا ہے اور تمہارے کام بھی آ سکتا ہے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

جملہ قائدین مجالس کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت ایک شعبہ صنعت وحرفت وتجارت جاری فرمایا ہوا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ خدام زائد وقت کو استعمال کریں اور اس کا بہتر مصرف یہ ہے کہ اپنے اصل پیشہ کے علاوہ کوئی اور پیشہ سیکھیں۔ جو کہ بوقت ضرورت کام آ سکتا ہو اور جس سے عام وقت میں یا بوقت ضرورت زائد آمدنی پیدا کر کے اپنی اور سلسلہ کی بہتر صورت پر خدمت سرانجام دی جا سکتی ہو۔ اس شعبہ کی سکیم سال رواں ۱۹۶۰-۶۱ء باقی سکیموں کے ساتھ جملہ مجالس کو بھجوائی جا چکی ہے۔ لہٰذا قائدین کرام سے گذارش ہے کہ اس کا بغور مطالعہ فرما کر اپنی اپنی مجالس میں اس شعبہ کا انعقاد فرما دیں اور کام شروع کر دیں۔ جس کی ماہانہ رپورٹ باقاعدہ طور پر مرکز میں بھجوائی جائے۔

(مہتمم صنعت وحرفت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)
ربوہ

ربوہ سے مغربی افریقہ تک

(از مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ مغربی افریقہ)

ہمارا ہوائی جہاز کراچی سے مؤرخہ ۳ ؍ فروری کو ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر روانہ ہونا تھا جمعہ کا دن تھا۔ ہم آدھ گھنٹہ پہلے ہی ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ بعض عزیز اور کراچی کی جماعت کے ناظم ضیافت مکرم خلیل الرحمن صاحب بھی موجود تھے۔ دعا کے بعد جب میں مسافروں کی انتظارگاہ کو جانے والا تھا اچانک برادر چوہدری محمد لطیف صاحب ایم اے بھی معہ اہلیہ تشریف لے آئے۔ وہ بھی کماسی کے احمدیہ کالج کے لئے مغربی افریقہ جا رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کی سیٹ بھی جہاز میں بک ہے۔ تھوڑی دیر میں سب ہمسفر جہاز میں سوار ہو گئے۔ جہاز ۱۰ منٹ لیٹ تھا اور ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر کراچی کے ہوائی اڈا سے روانہ ہوا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ ہم ۲۸ ہزار فٹ کی بلندی پر ہیں اور جہاز کی رفتار چھ سو میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد ایران کی خشک زمین نظر آنے لگی۔ چٹیل پہاڑ اور ریت ہی ریت نظر آتی تھی۔ کہیں آبادی کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا کچھ دیر بعد کہیں کہیں سفید پہاڑ نظر آنے لگے۔ ہم سمجھے کہ شاید کلر اور شور کا علاقہ ہے اس وجہ سے سفید نظر آ رہا ہے۔ جب پونے تین گھنٹہ کی پرواز کے بعد طہران پہنچنے کا اعلان ہوا تو نیچے طہران کا خوبصورت شہر نظر آنے لگا۔ مگر شہر کی ہر چیز سفید نظر آ رہی تھی۔ جہاز پر سے شہر کا نقشہ بہت ہی بھلا معلوم ہو رہا تھا جونہی جہاز طہران کے ہوائی اڈہ پر اترا سفید چیز کا عقدہ بھی حل ہو گیا۔ سوائے اڈا کی اس سڑک کے جو صاف کی ہوئی تھی چاروں طرف قریباً ایک ایک فٹ اور بعض جگہ اس سے بھی زیادہ برف پڑی ہوئی تھی وقت کی کمی اور برف پڑنے کی وجہ سے جہاز سے باہر نکلنے کی اجازت نہ تھی صرف طہران میں اترنے والی سواریاں اتریں اور نئی سواریاں سوار ہوگئیں۔ اس دوران جہاز کے دروازہ سے باہر سیڑھیوں پر اترا تو باوجود دھوپ کی تیزی کے شدید سردی محسوس ہوئی۔ جہاز کے اندر کے ٹمپریچر اور باہر کے ٹمپریچر میں قریباً چالیس درجے کا فرق تھا۔ ہمارے جہاز نے پونے تین گھنٹے کا سفر کیا تھا۔ مگر طہران میں ابھی ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ ہوئے تھے جبکہ پاکستانی وقت کے مطابق ایک بجکر ۱۵ منٹ ہو گئے تھے۔ آدھ گھنٹہ ٹھہرنے کے بعد جہاز طہران سے روانہ ہوا۔ ابھی ایک گھنٹہ نہ

گذرا تھا کہ سرسبز پہاڑ اور زمین نظر آنے لگے۔ نالے اور دریا بھی نظر آئے۔ گاؤں اور شہر بھی دکھائی دیئے۔ ایک بجے ہم بیروت کے ہوائی اڈہ پہ تھے۔ جہاز پر سے بیروت شہر بہت خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ ہمیں بیروت کے ہوائی مسافروں کی انتظارگاہ میں جانے کی اجازت دی گئی۔ بیروت کا موسم اس وقت بہت خوشگوار تھا۔ بادل چھائے ہوئے تھے اور پہاڑی پہ عمارتیں بھلی معلوم ہو رہی تھیں۔

یہاں سے جہاز پرواز کر کے سمندر کو عبور کر رہا تھا۔ ہمیں دوپہر کا کھانا کھلایا گیا کھانا کھانے کے بعد جب ہم نے نیچے نظر کی تو سمندر کی بجائے ہمارا جہاز یورپ کی سرزمین پہ پرواز کر رہا تھا۔ نیچے کا نظارہ باوجود جہاز کی ۲۳ ہزار فٹ کی بلندی کے بہت بھلا معلوم ہو رہا تھا۔ سوائے ان مقامات کے جہاں پہ زمین اور ہماری پرواز کے درمیان بادل آ جاتے تھے۔ سرسبز پہاڑوں، آبادیوں دریاؤں، نالوں، سڑکوں کے نظارے پرلطف منظر پیش کر رہے۔ جہاز ہر ایک گھنٹہ کے بعد ہمیں وطن سے چھ صد میل مزید دور کر دیتا اتنے میں کپتان نے اعلان کیا کہ ۱۰ منٹ کے اندر ہم روم کے ہوائی اڈہ پہ اترنے والے ہیں۔ اس لئے سگریٹ بجھا دیئے جائیں اور پیٹیاں باندھ لی جائیں۔ ہم تیار ہو کر روم شہر کا نظارہ دیکھنے لگے۔ اٹلی کا یہ پرانا تاریخی شہر بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا اور اس کے درمیان ایک دریا اور بھی بھلا معلوم ہوتا تھا۔ چند منٹ کے بعد جہاز روم کے اڈہ پہ اتر گیا۔ اور اس وقت روم میں چار بجنے میں ابھی چند منٹ باقی تھے اور سورج ابھی کافی اونچا دکھائی دے رہا تھا۔ مگر پاکستان میں اس وقت رات کے آٹھ بج چکے تھے۔ گویا ہمارے لئے ۳ فروری جمعہ کا دن چار گھنٹے بڑا ہو گیا تھا۔ ہم جہاز سے اترے۔ روم کا یہ ہوائی اڈہ بہت ہی وسیع تھا یہاں تھوڑے تھوڑے وقفہ پہ مختلف جہات سے جہاز آتے اور جاتے ہیں۔

روم میں میرے ساتھی چوہدری لطیف صاحب مجھ سے جدا ہو گئے۔ کیونکہ وہ اسی دن مغربی افریقہ جانے والے جہاز پہ سوار ہونے والے تھے اور مجھے ابھی ایک رات اور اگلا دن روم میں ٹھہرنا تھا۔ P.I.A کے زیر انتظام روم کے بالکل وسط میں ایک بڑے ہوٹل میں مجھے ٹھہرایا گیا۔ باوجود ارادہ کے رات کو شہر کی سیر نہ کر سکا

کیونکہ لگاتار سفر نے جسم کو چور کر دیا تھا۔ شہر کی واقفیت تو تھی نہیں اور انگریزی کوئی زیادہ جانتا نہیں تھا اس لئے دقت پیش آنے کا امکان تھا۔ مگر صبح ناشتہ کر کے جب میں آئندہ کے سفر کے لئے معلومات حاصل کرنے کے لئے P.I.A کے دفتر میں گیا تو اچانک قریشی محمد افضل صاحب اور ملک غلام نبی صاحب مبلغ افریقہ وہاں مل گئے اس غیر متوقع ملاقات سے بہت ہی خوشی ہوئی اور ان سے یہ معلوم ہوا کہ ملک محمد شریف صاحب سابق مبلغ اٹلی بھی ۹ بجے تک P.I.A کے دفتر میں آئیں گے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بھی آ گئے۔ مختصر سی ملاقات کے بعد قریشی محمد افضل اور ان کے ساتھی روانہ ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے ۱۲ بجے پاکستان جانے والا جہاز پکڑنا تھا اور مجھے ابھی ایک دن اور ٹھہرنا تھا۔

شہر کے بعض حصوں کو بڑے غور سے دیکھا۔ یہ شہر روم کی پرانی اور نئی دونوں تہذیبیں پیش کرتا ہے۔ مجھے پوپ کے شہر (vatican city) کو دیکھنے کا شوق تھا۔ ملک صاحب موصوف کے ساتھ وہاں گیا یہ شہر چار دیواری کے اندر عمارتوں کا ایک مجموعہ ہے۔ دیکھنے والی چیز صرف ... SAINT PETER کا پرانا اور سب سے بڑا گرجا ہے۔ اس گرجے کا باہر کا حصہ بتوں سے پُر نظر آتا تھا۔ کوئی مریم کا بت ہے تو کوئی حضرت عیسےٰؑ کا۔ کوئی سنٹ پال کا ہے تو کوئی کسی اور مذہبی راہنما کا۔

اس چھوٹے سے شہر میں پوپ کی اپنی حکومت ہے۔ اسی کے پوسٹل ٹکٹ ہیں۔ پاسپورٹ دکھا کر اندر جانا پڑتا ہے۔ اس کے اپنے سپاہی ہیں۔ یہاں ایک لطیفہ ہوا میں نے دو خط لکھنے تھے۔ اسی شہر سے Air Letter خریدے اور ہوٹل میں آ کر لکھے اور وہاں پہ ہی پوسٹ بکس میں ڈال دیئے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ خط تو اٹلی کی حکومت کے تھے یہ تو ... VATICAN CITY کی حکومت کے ہیں ان کو تو وہاں پر ہی پوسٹ کرنا چاہیے تھا مجھے علم نہیں کہ وہ خط پاکستان میں ملے ہیں یا نہیں۔

مجھے ریلوے سٹیشن سے P.I.A کے دفتر میں جانا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھا کہ وہ دفتر جانتا ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا اور میں ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ کچھ پھرا کر ڈرائیور P.I.A کے دفتر میں لے گیا۔ میٹر میں پیسے دیکھے تو وہ ایک ہزار لیرا یعنی کوئی آٹھ روپے کے قریب تھے۔ میں نے رقم دے دی۔ جب صبح ہوئی تو میں ہوٹل سے P.I.A کے دفتر میں اور وہاں سے سٹیشن پہ گیا تو وہ زیادہ سے زیادہ ایک میل کا فاصلہ تھا جس کے زیادہ

سے زیادہ تین صد لیرا مجھے ادا کرنا چاہئے تھا یعنی دو اڑھائی روپے کے قریب۔ لیکن اس ڈرائیور نے ادھر ادھر پھرا پھرا کر اپنا سفر لمبا کر کے اپنے پیسے بنا لئے۔ روما شہر میں ایک مصیبت یہ ہے کہ آپ کو انگریزی جاننے والے بہت ہی کم ملیں گے۔ فرنچ زیادہ جانتے ہیں۔ مجھے کہیں انگریزی اور کہیں فرنچ زبان سے گذارہ کرنا پڑتا۔ ملک محمد شریف صاحب نے جو روما میں براڈکاسٹنگ سٹیشن پر کام کرتے ہیں وہاں کا براڈکاسٹنگ سٹیشن بھی دکھایا۔ جہاں پر سے قریباً پچاس زبانوں میں پروگرام براڈکاسٹ کیا جاتا ہے۔

رات کو گیارہ بجے ہمارا ہوائی جہاز لیگوس نائیجیریا کے لئے روانہ ہونا تھا۔ شام کا کھانا کھانے کے بعد جب میں air terminal پہ پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ برادرم سعود احمد صاحب افریقہ جانے کے لئے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ مگر انہوں نے گھانا جانا تھا اور میں نے لیگوس۔ سعود احمد صاحب دسی دن انگلینڈ سے بذریعہ گاڑی روم آئے تھے۔ یہ غیر متوقع ملاقات بھی بڑی خوشی کا موجب تھی۔ مگر ان کا جہاز میرے جہاز سے آدھ گھنٹہ پہلے روانہ ہونا تھا۔ اس لئے کچھ دیر کے بعد ہم لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ مگر عجیب اتفاق ہوا کہ روم سے چل کر جب ہمارا جہاز نائیجیریا کے پہلے ہوائی اڈہ پر اترا۔ اور ہم جہاز سے اتر کر انتظارگاہ میں پہنچے تو سعود صاحب پھر وہاں بیٹھے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کا جہاز کچھ لیٹ ہو گیا ہے اس لئے وہ یہاں بیٹھے ہیں۔ بہرحال کچھ عرصہ بعد دونوں جہاز یکے بعد دیگرے اڑے۔ ان کا جہاز اکرا (غانا) گیا۔ اور میرا لیگوس نائیجیریا پہنچ گیا اور ہم وقت سے پندرہ منٹ پہلے لیگوس کے ہوائی اڈا پہ اترے۔ چونکہ جہاز وقت سے پہلے پہنچ گیا تھا اس لئے مجھے ہوائی اڈہ پہ کوئی نظر نہ آیا۔ کچھ دیر انتظار کے بعد میں ٹیکسی لے کر مشن ہاؤس پہنچا۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ ہوائی اڈہ پہ گئے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس تشریف لائے اور ملاقات ہوئی۔ یہاں سے مکرم سیفی صاحب کے ساتھ ڈہ پریس کانفرنس میں شامل ہوا۔ ایک پریذیڈنٹ صاحب سینیگال سے جو یہاں مہمان کے طور پہ آئے ہوئے تھے بلائی تھی۔ وہ انگریزی نہیں جانتے تھے اس لئے ترجمان کے ذریعے سوالات کا جواب دیتے۔ میں نے بلاواسطہ فرنچ زبان میں سینیگال کے مسلمانوں کی حالت دریافت کی جس پر انہوں نے کہا کہ سینیگال میں مسلمان اکثریت میں ہیں اور ۷۵ فیصدی ہیں اور وہاں کسی قسم کا مذہبی خلفشار نہیں ہے۔ ہم لوگ بڑے امن سے رہتے ہیں۔

آجکل میں ویزا حاصل کرنے کے لئے گھانا آیا ہوں

ہمارے قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نئے ممالک میں

ضروری اطلاعات

۱- وظائف } الیف۔ اے۔ او اینڈ ری میرفیلوشپس۔ دو سے ۲½ سال تک کے لئے وظیفہ ۱۵۰ تا ۳۶۰ ڈالر ماہوار۔ سفر خرچ۔ خرچ ٹریننگ و الاؤنس علاوہ۔ فیلوشپس:۔ گروپ اوّل۔ اے ریسرچ۔ ریسرچ کا تجربہ رکھنے والوں کیلئے گروپ دوم۔ بی ریسرچ ٹریننگ۔ ریسرچ کا میلان و قابلیت رکھنے والوں کے لئے

مضامین:۔ لینڈ اینڈ واٹر ڈویلپمنٹ۔ پلانٹ پروڈکشن و پیکشن۔ اینیمل پروڈکشن و ہیلتھ اور انسٹی ٹیوشنز۔ سروسز۔ فشریز۔ فارسٹری و نارسٹری پراڈکٹس۔ نیوٹریشن۔ اٹامک انرجی خوراک و زراعت میں۔ ایگریکلچرل اکنامکس وغیرہ

درخواستیں مشتمل بر جملہ کوائف متعلق تعلیمی قابلیت۔ عمر تجربہ ریسرچ وریسرچ پراجکٹ ۲۰/۴/۶۱ تک بنام سیکشن افسر وزارت فوڈ و ایگریکلچر (ایگریکلچر ڈویژن) (ڈپ رٹ ۲/۴/۶۱)

۲- ڈرافٹس مین و اسٹیمیٹرس } اسامیاں ڈرافٹس مین ۴۳۔ اسٹیمیٹرس ۲۵ تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵۔ علاوہ الاؤنس

عمر ۲۵/۴/۶۱ کو ۱۸ تا ۳۰۔ شرائط:۔ ڈرافٹس مین سرٹیفکیٹ۔ یا اوورسیر سرٹیفکیٹ۔

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۲۵/۴/۶۱ تک بشمول مصدقہ نقول سندات بنام ..... جنرل منیجر (پرسانل) پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ ہیڈ کوارٹرس آفس ایمپریس روڈ لاہور (ڈپ رٹ ۲/۴/۶۱)

(ناظر تعلیم ربوہ)

وعدہ جات چندہ وقف جدید

سال چہارم

مکرم بابو قاسم دین صاحب سیالکوٹ (بلا تفصیل) ۱۰۰-۰-۰
بشیر احمد صاحب چک ۹۹/۹ لائلپور ۹-۰-۰
سیکرٹری مال چک ۵۶۳ لائلپور (بلا تفصیل) ۳۵-۰-۰
اللہ رکھی صاحبہ چک ۱۳۱ گوکھووال ۷-۰-۰
بشیر احمد صاحب کوٹ مرجان گوجرانوالہ ۵-۰-۰
غلام محمد صاحب بریانوالہ۔ لائلپور ۳۰-۶۹
ضیاء الحق صاحب " ۶-۵٦
محمد شفیع صاحب نثار طالب آباد سندھ } ۶-۰
قاضی محمد رمضان صاحب حافظ آباد ۱۲-۰-۰
ملک عبد الکریم صاحب نزد کوٹلی گوجرانوالہ ۶-۰-۰
سسٹر مبارک احمد صاحب " ۶-۰-۰
نور الحق صاحب دوالمیال ۶-۰-۰
میاں رحمت اللہ صاحب چک سکندر گجرات ۶-۰-۰
میاں ابراہیم صاحب " ۶-۰-۰
ناصرہ بیگم صاحبہ " ۶-۰-۰
غلام محمد صاحب " ۶-۰-۰
چوہدری فضل احمد صاحب ڈنگری ظفر یادگر ۶-۷۵
محمد اشرف صاحب کیرانوالہ گجرات ۶-۰-۰
چوہدری نور محمد صاحب گولاد رکاں (بلا تفصیل) ۴٦-۶۲
ڈاکٹر رفیق احمد صاحب بدریوالا ۶-۰-۰
خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال سیالکوٹ ۸-۰-۰
اہلیہ و بچگان " ۷-۵۰
والدین " ۶-۰-۰
اللہ یار خان صاحب چاہ جوگی ۴-۰-۰
رانا نجم الدین صاحب چشتیاں بہاولنگر ۶-۰-۰

مہران بی بی صاحبہ بھاگا بھٹیاں ۶-۳۷
بشریٰ بیگم صاحبہ " ۶-۳۷
ظہور احمد صاحب " ۶-۳۷
غلام نبی صاحب بھوڑو۔ ضلع شیخوپورہ (بلا تفصیل) ۸۰-۶۷
نذیر احمد صاحب۔ رحیم یار خاں ۷-۰-۰
ماسٹر مامون خانصاحب سندھ ۱۸-۰-۰
محمد خانصاحب جیمس آباد " ۶-۰-۰
مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب ربوہ ۱۲-۰-۰
منظور احمد صاحب خزانچی " ۴-۰-۰
خالدہ فائزہ صاحبہ مڈل سکول گارڈن آباد لاہور ۶-۰-۰
حوالدار عنایت علی صاحب لاہور ۶-۵۰
چوہدری بشیر احمد صاحب داتہ زید کا ۷-۰-۰
محمد حسین صاحب " ۶-۰-۰
مخدوم بشیر احمد صاحب بھیرہ ۶-۰-۰
ملک غلام رسول صاحب " ۷-۰-۰

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے قدرے صحت یاب ہے مزید ملتمس ہوں کہ احباب کرام التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

(محمد سعید صدر دار الرحمت غربی ربوہ)

اسلام کی اشاعت کیلئے ایک عظیم الشان تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقف کی تحریک اسلام کی اشاعت کیلئے ایک عظیم الشان تحریک ہے اگر وقف کی تحریک مضبوط ہو جائے اور نسلاً بعد نسل ہماری جماعت کے نوجوان خدمت دین کے لئے آگے بڑھتے رہیں۔ تو سینکڑوں نہیں ہزاروں سال تک تبلیغ اسلام کا سلسلہ قائم رہ سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے میں نے متواتر جماعت پر وقف کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے۔ مگر اب میرا ارادہ ہے کہ جماعت سے خاندانی طور پر وقف اولاد کا مطالبہ کروں یعنی ہر خاندان کے افراد اپنی طرف سے ایک ایک نوجوان کو اسلام کی خدمت کیلئے پیش کرتے ہوئے عہد کریں۔ کہ ہم ہمیشہ اپنے خاندان میں سے کوئی نہ کوئی فرد دین کی خدمت کے لئے وقف رکھیں گے اور اس میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں کریں گے.....

...... اب فصل تیار ہے۔ صرف اس کے کاٹنے والوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مستورات ـــــ اور ـــــ اشاعت اسلام

زیورات کی قربانی کی قابل رشک مثالیں

ہمارے محسن اعظم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس زمانہ میں ایک دفعہ مستورات نے اپنے کان کی بالیاں، گلے کے ہار اور انگلیوں کے چھلے تک دین کی حفاظت کے لئے پیش کر دیئے۔ ایک عورت نے اپنے ایک بازو کا طلائی کڑا اتار کر چندہ میں دیدیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بی بی تیرا دوسرا ہاتھ بھی درخواست کرتا ہے کہ اسے دوزخ سے بچایا جائے۔ چنانچہ مخلصہ نے اپنا دوسرا کڑا بھی پیش کر دیا۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے ایسی ہی قربانی کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ لندن اور ہالینڈ کی مساجد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ہماری احمدی بہنوں ہی کی مالی قربانی سے تعمیر کروائی گئی ہیں۔

متعدد قابل رشک مثالیں الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں چند نئے نمونے مشاہدہ میں آئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور انہیں اپنے خاص فضلوں سے نواز کر خدمات دینیہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۱) محترمہ فردوس بی بی صاحبہ زوجہ مولوی عبد الغفور صاحب کچا ٹوٹے چاندی ایک جوڑی ۔/۴۸ روپے
(۲) محترمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد عنایت صاحب فاروقی بھٹے کلاں ضلع سیالکوٹ ۲۵۲/۴۲ روپے (دو عدد ڈنڈیاں طلائی)
(۳) ایک مخلص بہن از کراچی ـــــ نکلس طلائی ۔/۰۰ روپے

(وکیل المال تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

پرائمری اور ثانوی سکولوں میں جسمانی ورزش لازمی قرار دینے کے انتظامات

"قرآنی تعلیم کو فروغ دینے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی" صوبائی ترقیاتی مشاورتی کونسل کا اجلاس

لاہور ۷ اپریل حکومت مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید نے کل بتایا کہ صوبائی حکومت صوبہ کے تمام پرائمری و ثانوی سکولوں کے منتظمین کو ہدایت کرے گی کہ وہ اپنے اداروں میں بچوں کی جسمانی ورزش کا مناسب انتظام کریں اور اگر کسی سکول میں ایسا انتظام نہ ہوا تو اسے صوبائی محکمہ تعلیم تسلیم نہیں کرے گا۔"

آپ نے کہا کہ حکومت یہ بھی کوشش کرے گی کہ صوبہ کے تمام سکولوں میں قرآن مجید کی تعلیم کا معقول انتظام ہو تاکہ ہماری آئندہ نسلوں کا اخلاقی معیار بلند ہو۔ اور اس طرح وہ عذاب الٰہی اور ملکی قانون کی زد سے محفوظ رہیں آپ نے کہا کہ تمام سکولوں میں قرآن مجید کا اردو ترجمہ پڑھانے سے متعلق تجویز فی الحال قابل عمل نہیں تاہم حکومت انتہائی کوشش کرے گی جن سکولوں میں کتاب الٰہی کا اردو ترجمہ پڑھانا ممکن ہے بہرحال یہ انتظام ضرور ہو۔

چیف سیکرٹری مسٹر خورشید نے آج مغربی پاکستان کی ترقیاتی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں کراچی کے غیر سرکاری رکن محمد یامین خان کی طرف سے اس سلسلہ میں پیش کردہ قراردادوں پر تبصرہ کرتے ہوئے صوبائی حکومت کے مذکورہ فیصلہ اور نیک عزائم کا اعلان کیا آپ نے کہا نواب محمد یامین نے سکولوں میں جسمانی ورزش لازمی قرار دینے کی سفارش پر مشتمل جو قرارداد پیش کی ہے اس سے اختلاف کی گنجائش نہیں اس لئے صوبائی حکومت اس تجویز کو ضرور جامہ عمل پہنائے گی آپ نے کہا حکومت کو قرآنی تعلیم فروغ سے متعلق دو قراردادوں سے بھی اتفاق ہے اس لئے متعلقہ حکام ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ہم سب کے اس نیک مقصد کی تکمیل ہو۔"

مغربی پاکستان کی ترقیاتی مشاورتی کونسل کا اجلاس آج صبح اسمبلی ہال میں صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان کی زیر صدارت قریباً تین گھنٹے تک جاری رہا جس کے دوران غیر سرکاری ارکان نے صوبہ کے مختلف مسائل کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرانے کے لئے اکیس قراردادیں پیش کیں ان میں سے سکولوں میں جسمانی ورزش سے متعلق ایک قرارداد منظور کر لی گئی اور تپ دق کے متعدی مرض کے سدباب سے متعلق قرارداد پر بحث کل تک ملتوی کی گئی کیونکہ محکمہ صحت کے ڈائریکٹر اپنی علالت کے باعث کونسل کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے تھے باقی انیس قراردادیں مختصر بحث کے بعد واپس لے لی گئیں کیونکہ متعلقہ سرکاری حکام نے ان کے بارے میں حکومت کے نقطہ نگاہ کی جو مختصر وضاحت کی وہ محرکین کے لئے اطمینان بخش تھی۔

آج مغربی پاکستان کی ترقیاتی مشاورتی کونسل کے تیسرے اجلاس کے پہلے دن کی کارروائی بہت پھیکی اور بے جان رہی غیر سرکاری ارکان کی طرف سے پیش کردہ قراردادوں پر کوئی خاص بحث نہیں ہوئی محرکین نے یکے بعد دیگرے قراردادیں پیش کیں متعلقہ حکام نے ان کے بارے میں حکومت کی پالیسی کی مختصر وضاحت کی اور بس! محرکین کے سوا کسی اور غیر سرکاری رکن نے ان قراردادوں کے حق میں یا خلاف رائے زنی کرنے کی ضرورت بہت ہی کم محسوس کی چونکہ قراردادوں پر بحث نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ بحث کا معیار اچھا تھا یا برا۔

مشاورتی کونسل کی آج کی کارروائی کے غیر دلچسپ ہونے کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ غیر سرکاری ارکان نے وقفہ سوالات کے دوران بھی ضمنی سوالات پوچھنے سے حتی الامکان گریز کیا جن سوالات کے نوٹس پہلے سے دیئے گئے تھے وہ مختلف اضلاع کے مقامی مسائل کے بارے میں تھے، اس لئے سوال کنندہ کے سوا کسی اور غیر سرکاری رکن نے ان سوالات میں کسی دلچسپی کا مظاہرہ نہ کیا۔ تماشائیوں کی گیلری بھی غالباً اسی بنا پر قریباً نصف گھنٹہ کی کارروائی کے بعد خالی ہو گئی تھی کارروائی شروع سے لے کر آخر تک انگریزی میں ہوئی منٹگمری کے رانا عبدالحمید صوبہ کے تعلیمی مسئلہ پر اردو میں تقریر کرنا چاہتے تھے مگر اردو شارٹ ہینڈ رائٹرز کی عدم موجودگی کے باعث انہیں بھی انگریزی میں اظہار خیال کرنا پڑا۔

سابق صوبائی وزیر رانا عبدالحمید نے تعلیمی کمیشن کی سفارشات کو جامہ عمل پہنانے کے سلسلہ میں بعض مشکلات پر بحث کرنے کے لئے ایک قرارداد پیش کی آپ نے اس مسئلہ پر مختصر تقریر کرتے ہوئے رائے ظاہر کی اگر تعلیمی کمیشن کی سفارشات کو فوری طور پر جامہ عمل پہنایا گیا تو نہ صرف سرکاری خزانہ پر کروڑوں روپے کا بوجھ پڑے گا بلکہ تعلیمی اخراجات میں بہت اضافہ ہونے کے باعث ادنیٰ متوسط طبقہ کے لوگوں کو بھی غیر معمولی پریشانی لاحق ہو گی آپ نے کہا کہ میری رائے میں صوبہ کے تمام کالجوں کو ثانوی سکولوں اور ڈگری کالجوں میں تقسیم کرنے کے فیصلہ پر فوری طور پر عمل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس وقت ہمارے پاس عمارتوں کی بہت کمی ہے اور نئی عمارتیں بنانے میں بہت وقت اور سرمایہ لگے گا ان حالات میں مناسب یہی ہے کہ ہم موجودہ تعلیمی کی حالت بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں ان کے لئے مطلوبہ عملہ بالآخر مہیا کیا جائے ۔

باجوڑ کے ایک گاؤں میں افغان ایجنٹ کا ٹھکانہ راکٹوں سے تباہ

اسلحہ بارود کے ذخیرہ پر بمباری سے پہلے لوگوں کو خبردار کر دیا گیا تھا

بادشاہ گل دو قبائلیوں سمیت پاکستانی علاقہ سے بھاگ گیا (جنرل شیخ)

راولپنڈی ۷ اپریل سرحدی علاقوں اور ریاستوں کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کل یہاں اعلان کیا کہ باجوڑ کے ایک گاؤں بٹ ملائی میں دو مکانوں پر کامیابی کے ساتھ بمباری کی گئی ہے۔ ایک افغان ایجنٹ بادشاہ گل ان دو مکانوں کو اپنے اسلحہ و بارود کا ذخیرہ رکھنے کے لئے استعمال کر رہا تھا۔

لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے جو صورت حال کی وضاحت کے لئے جلدی بلائی گئی تھی۔ آپ نے بتایا کہ متعلقہ مکان اس علاقہ کے دو قبائلیوں امیر اللہ اور حبیب اللہ کی ملکیت تھے۔ سرحدی علاقوں اور ریاستوں کے وزیر نے بتایا کہ بمباری سے چوبیس گھنٹے پیشتر اس گاؤں میں طیاروں کے ذریعے پرچے اور اشتہار گرائے گئے تھے جن میں اس گاؤں کے مکینوں کو آگاہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنے ڈھور ڈنگر اور دوسرا سامان لے کر اس علاقہ سے باہر آ جائیں مقررہ وقت گزرنے کے بعد طیاروں نے راکٹ مار کر دونوں مکان تباہ کر دئے۔

جنرل شیخ نے بتایا کہ بادشاہ گل کو افغان حکمران باجوڑ کے قبائلیوں میں اسلحہ بارود اور روپیہ تقسیم کرنے کی غرض سے ایجنٹ کے طور پر استعمال کر رہے تھے۔ بادشاہ گل نے امیر اللہ اور حبیب اللہ کے مکانوں کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا اور اسلحہ و بارود وغیرہ کا ذخیرہ انہی مکانوں میں رکھا ہوا تھا۔ جنرل شیخ نے بتایا کہ حکومت پاکستان نے بادشاہ گل کو متعدد بار خبردار کیا تھا اور اس علاقہ سے نکل جانے کو کہا تھا۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا اس پر مارچ کے اوائل میں ان دونوں مکانوں پر طیاروں سے راکٹ پھینکے گئے۔ اب بادشاہ گل اور دونوں قبائلی امیر اللہ و حبیب اللہ اس علاقے سے جا چکے ہیں۔

اجناس کے تجزیہ کی لیبارٹریاں

منٹگمری ۷ اپریل صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مغربی پاکستان کی مارکیٹ کمیٹیوں کی وساطت سے ایسی لیبارٹریاں قائم کی جائیں۔ جہاں اجناس اور دیگر اشیائے خورد و نوش کا تجزیہ کیا جائے گا۔ بعد ازیں ان اجناس وغیرہ کو ان کی حیثیت کے مطابق درجے دے کر ان پر پاک مارک کے نشانات لگائے جائیں گے اس تحریک سے نہ صرف اجناس وغیرہ کے درجے مقرر ہو کر نرخ مقرر کئے جا سکیں گے۔ بلکہ اشیائے خورد و نوش میں بڑھتی ہوئی آمیزش کا قلع قمع بھی ہو سکے گا۔ اس ضمن میں مارکیٹ کمیٹیوں کے سیکرٹریوں اور محکمہ زراعت کے ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹروں کو تربیت بھی دی جائے گی یہ تربیتی سیمینار لائل پور یا لاہور میں عنقریب منعقد ہوگا۔ حکومت نے امید ظاہر کی ہے کہ اس قسم کی لیبارٹریز وغیرہ قائم ہونے کے بعد عوام کو قیمت کے اعتبار سے اچھی اور خالص قسم کی اجناس مہیا ہو سکیں گی۔

اشتراک کے معاہدے داخل کئے جا سکتے ہیں

لاہور ۷ اپریل۔ محکمہ سیٹلمنٹ کی طرف سے دعویداروں کی توجہ اس سرکاری اعلان کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جو محکمہ نے اشتراک کے معاہدے داخل کرنے کی آخری تاریخ کے بارے میں قبل ازیں جاری کیا تھا بعض لوگوں نے اس سلسلہ میں استفسار کیا ہے کہ کیا ۳۱ مارچ کے بعد اشتراک کے معاہدے داخل کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ ایسے افراد جنہیں متروکہ املاک منتقل ہو چکی ہیں ان کی اطلاع کے لئے محکمہ نے یہ وضاحت کی ہے کہ دعویداروں کو ساتھ ملانے سے متعلق معاہدے قبول کرنا "قطعی طور پر" بند نہیں کیا گیا اور وہ اپنے اشتراک کے معاہدے زائد المیعاد ہونے کی صورت میں بھی داخل کر سکتے ہیں۔ - - - -

- - - - - - - - - - ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ معقول وجوہ کی بنا پر اشتراک کے معاہدے داخل کرنے میں تاخیر کو معاف کر سکتے ہیں اور انہیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسی درخواستوں پر ہمدردانہ غور کریں۔ ایسے افراد جنہیں متروکہ املاک منتقل ہو چکی ہوں اور وہ اشتراک کے معاہدے داخل کرنا چاہتے ہوں انہیں مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ یہ معاہدے جلد از جلد داخل کر دیں۔ اگر انہوں نے زیادہ وقت ضائع کیا تو ان کے لئے ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر کے سامنے اپنی تاخیر کی وجہ جواز پیش کرنا مشکل ہو جائے گا۔

یورپ کے مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

مغرب ہے آپ نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل مغرب کے دل کھول دے اور اسے اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائے تا یہ دنیا صحیح معنوں میں امن وسلامتی اور صلح وآشتی کا گہوارہ بن سکے۔

آپ کے بعد سابق امام مسجد لندن مکرم مولود احمد خانصاحب نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے انگلستان میں تبلیغ اسلام کے بعض ایمان افروز کوائف پر روشنی ڈالی آپ نے آغاز کار اپنی تقریر میں اس امر کو بڑی عمدگی سے واضح کیا کہ جہاں تک یورپ اور انگلستان میں تبلیغ اسلام کی موجودہ مہم اور اس کے خوش کن اثرات کا تعلق ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کو جو حضور نے بیماری کے علاج کے سلسلے میں ۵۵ء میں اختیار فرمایا بے انتہا اہمیت حاصل ہے۔ یہ حضور کے وہاں تشریف لے جاکر تبلیغی مہم کو از سر نو منظم کرنے کا ہی نتیجہ ہے کہ بالخصوص انگلستان میں تبلیغ اسلام کی نئی نئی راہیں کھلی ہیں اور حضور کے مقرر کردہ مبلغین کو ہر طبقہ تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے غیر معمولی مواقع میسر آتے ہیں اور ان کے نتیجے میں وہاں اسلام کے خلاف پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دور ہو کر اسلام کے حق میں ایک نئی رو کے آثار نمایاں ہوئے ہیں۔

اس نئی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پہلے لندن مشن کی طرف سے تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے سلسلہ میں جو مساعی کی جاتی تھیں وہ اس طور پر بارآور نہیں ہو رہی تھیں کہ جسے حوصلہ افزا قرار دیا جاسکے لیکن حضور ایدہ اللہ نے قیام انگلستان کے دوران جس رنگ میں رہنمائی فرمائی اور تبلیغ اسلام کی مساعی کو موثر بنانے کے سلسلہ میں جس گہری توجہ اور انہماک کا اظہار فرمایا یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ بعد ازاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لندن مشن کی تبلیغی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا اور اس کے خاطر خواہ نتائج ظاہر ہوئے۔ آپ نے کہا چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے امام مسجد لندن کی حیثیت سے روٹری کلبوں اور سینٹ میگوں، ورکرز ایجوکیشن ایسوسی ایشنز، یونیورسٹی یونینز، ٹاک ایچ کی برانچوں، ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشنز، انٹرنیشنل فرینڈ شپ لیگوں، انٹر ورسٹی فیلو شپ، یوتھ کلب اور متعدد کلیسائی تنظیموں کی طرف سے اسلام پر لیکچروں کی اس کثرت سے دعوتیں موصول ہوئیں کہ ایسے لیکچروں کی تعداد جو ان سوسائٹیوں اور انجمنوں میں ان کی دعوت پر جاکر میں دیئے ۷۳۶ تک پہنچ گئی اور پھر ان لیکچروں کے ... خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے اور لوگوں نے بکثرت خطوط لکھ کر اسلام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ایسے تعریفی خطوط کی تعداد تین صد کے قریب پہنچتی ہے۔ اسی طرح مشن ہاؤس میں لیکچروں کا سلسلہ بھی بہت مفید ثابت ہوا ہر پندرہ دن کے بعد اجلاس ہوتا تھا جس میں نامور اہل علم حضرات پادریوں، ممبران پارلیمنٹ اور وزراء ڈپلومیٹک کور کے ممبران اور ہائی کمشنروں کو مخصوص موضوعات پر لیکچر کی دعوت دی جاتی تھی، اور ان لیکچروں کے بعد بحث میں مشن کی طرف سے اسلامی تعلیم کی افضلیت کو واضح کیا جاتا تھا ایسے لیکچروں کی تعداد ۲۶۲ تک پہنچ گئی اور عیسائی تنظیموں میں ان کا زبردست رد عمل ظاہر ہوا اور بعض نے تو احمدیت سے متعلق لٹریچر منگوا کر اس کا گہری نظر سے مطالعہ کیا اور اس امر کا جائزہ لیا کہ ان نظریات کے کیا کیا اثرات رونما ہو سکتے ہیں ان لیکچروں کے ضمن میں مکرم مولود احمد صاحب نے جماعت احمدیہ انگلستان کے قدیمی اور نہایت درجہ مخلص رکن محترم میر عبد السلام صاحب مرحوم ومغفور کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مرحوم کو بہت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور بتایا کہ محترم میر صاحب مرحوم ان اجلاسوں کی روح رواں ہوتے تھے مشن ہاؤس کے ان اجلاسوں اور نامور اہل علم حضرات کے لیکچروں کے تعلق میں آپ نے مثال کے طور پر سیکرٹری جنرل انٹر ورسٹی فیلو شپ مسٹر کرنٹنڈن کے لیکچر کا ذکر کیا اور بتایا کہ جب بحث کے دوران واقعہ صلیب کے بارے میں آپ نے جماعت احمدیہ کا نظریہ بیان کر کے اسے بادلائل ثابت کیا تو مسٹر کرنٹنڈن کو نہایت حیرت کے ساتھ اعتراف کرنا پڑا کہ اگر اس بارے میں جماعت احمدیہ کا نظریہ درست ہے تو پھر عیسائیت کا کچھ باقی نہیں رہتا اور اس کے مروجہ عقائد کی سب عمارت دھڑام سے زمین پر آرہتی ہے آخر میں آپ نے پھر اس امر کا اعادہ کیا کہ آپ کو بحیثیت امام مسجد لندن دوسری تنظیموں اور اداروں میں جاکر ستینکڑوں کی تعداد میں لیکچروں کے مواقع ملنا اور مشن ہاؤس میں کامیاب تبلیغی اجلاسوں کے سلسلے کا جاری رہنا سب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ اور حضور کی خصوصی رہنمائی اور گہری توجہ وانہماک کا مرہون منت ہے اور حضور کے وجود کی عظیم الشان برکتوں میں سے ایک برکت ہے۔

مکرم مولود احمد خانصاحب کے بعد آئرلینڈ کے نومسلم احمدی بھائی ظفر احمد صاحب نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے اپنے قبول احمدیت کی وجوہات بیان کیں اور بتایا کہ جب انہوں نے بھارت میں قیام کے دوران مروجہ اسلام کا مطالعہ کیا تو انہوں نے دیکھا کہ عقائد کے لحاظ سے عیسائیوں اور عام مسلمانوں میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔ دونوں ہی مسیح کے زندہ آسمان پر موجود ہونے کے قائل ہیں۔ اور اس لحاظ سے مسیح علیہ السلام کی فضیلت لازم آتی ہے۔ برخلاف اس کے جب میں نے اسلام کے متعلق جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھا تو مجھ پر عیسائیت کے بالمقابل اسلام کی فضیلت واضح ہوگئی اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ برادر ظفر احمد نے پورے وثوق کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ احمدیت ہی اصل اسلام ہے اور یہ پوری دنیا پر غالب ہو کر رہے گی

آخر میں صاحب صدر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے یورپ میں تبلیغ اسلام کی اہمیت پر نہایت ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "نور القرآن" کے بعض حوالے پیش کر کے بتایا کہ حضور نے مسلمانوں کو مغربی ممالک میں تبلیغ کرنے کی طرف بڑے زور کے ساتھ توجہ دلائی تھی لیکن یہ سعادت آپ کی قائم کردہ جماعت کے لئے ہی مقدر تھی۔ چنانچہ آج جماعت احمدیہ کو ہی ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور ایک عظیم روحانی انقلاب کے لئے راہ ہموار ہو رہی ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے مبلغینِ اسلام کو بعض بیش قیمت نصائح بھی فرمائیں اس ضمن میں آپ نے مرکز سلسلہ اور نظام خلافت کے ساتھ پوری طرح وابستہ رہنے اور حضور ایدہ اللہ کے ارشادات اور ہدایات کی پوری پوری تابعداری اختیار کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے مبلغین کی کامیابی کا راز اطاعت کے راز میں مضمر ہے۔ بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بعدالت جناب شیخ فضل کریم صاحب تحصیلدار باختیارات اے آر سی (الینڈ) بھکر

بمقدمہ۔ غلام حسین ولد دانجھہ قوم موچی سکنہ پنجگرائیں تحصیل بھکر مدعی

بنام

بھولا رام ولد موتی رام قوم اروڑہ کالڑہ سکنہ بھکر تارکان وطن بذریعہ ری ہیبلی ٹیشن کمشنر صاحب بہادر میانوالی مدعلیہم۔

درخواست نکالا زمین استقرار یہ بدیں امر کہ ۳ ¼ اراضی مندرجہ کھاتہ نمبر ۲۴۳ کھتونی نمبر ۲۴۵۹-۲۴۶۰ نمبرات خسرہ ۶۲۱-۶۲۳ تعدادی ³/₄ ہے منجملہ ³/₄ طرف احموشا ۰ داخلی موضع پنجگرائیں نشیب مندرجہ جمعبندی سال ۵۴-۱۹۵۵ء تحصیل بھکر بادائیگی مبلغ -/۳۵۰ فک قرار دی جاوے۔

مقدمہ مذکورہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ غیر مسلم تارکان وطن ہیں۔ جن کی اطلاع عیانی معمولی طور پر نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۵ راپریل ۱۹۶۱ء بوقت نو بجے صبح بمقام بھکر عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر آویں۔ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

تحریر ۳۰ / ۳ / ۶۱

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

وفات: میری بچی عزیزہ امۃ النصیر بعمر ساڑھے سات سال ایک ماہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر مورخہ ۵ راپریل ۱۹۶۱ء بوقت دس بجے شب وفات پاگئی اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ۶ راپریل کو صبح ۹ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بچی کی نعش قبرستان عام میں سپرد خاک کی گئی۔

صحابہ کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ عزیزہ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی کی نواسی تھی۔ اس لئے طبعاً حضرت قاضی صاحب کو بہت صدمہ ہے۔ آپ کے لئے دعا کی خاص طور پر درخواست ہے

(عبد اللطیف خاں ابن محمد یحیٰ خانصاحب مرحوم ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ القیوم بیگم کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۳ / ۴ / ۶۱ کو چار بجے عمل میں آئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ازراہ شفقت شمولیت فرما کر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ عزیزہ کا نکاح محترم ملک محمد الدین صاحب آف چک ۲۲۶ گ ب ضلع لائلپور کے ساتھ مبلغ پانچہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۵ / ۳ / ۶۱ کو پڑھا۔ بہنیں اور بھائی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے برکت ومسرت کا باعث بنائے آمین ثم آمین۔

(امۃ الرشید شوکت مدیرہ مصباح)

۹۲۹

جسٹس رضوی کی میعاد عہدہ میں توسیع

لاہور ۱۷ راپریل۔ عدالت عالیہ مغربی پاکستان کے ایڈیشنل جج مسٹر جسٹس جمیل حسین رضوی مزید ایک سال تک اسی عہدے پر فائز رہیں گے اس کا اعلان وزارت قانون کے ایک پریس نوٹ میں کیا گیا